تعریف سے بھرپور، نیک سیرت، دیندار، پرہیزگار، صاحب وجاہت اور بڑی شان والے تھے۔'' ❶

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ان کے متعلق یوں تبصرہ فرمایا ہے:

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بہت تکریم و تعظیم کیا کرتے تھے، حد درجہ احترام فرماتے تھے، بلکہ ان پر فدا و قربان ہوتے تھے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بھی یہی حال تھا۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے اور ان سے حد درجہ محبت فرماتے تھے۔ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ گھر میں محصور تھے اس وقت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ تلوار لٹکائے ان کے پاس موجود تھے، وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دفاع کے سلسلے میں لڑنا چاہتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خدشہ ہوا کہ کہیں ان کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے، اس لیے انہیں اللہ کا واسطہ دے کر گھر بھیج دیا تاکہ وہ محفوظ رہیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوئی پریشانی نہ ہو۔'' ❷

نواسۂ رسول سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما:

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے آپ کا تذکرہ یوں فرمایا ہے:

''حسین رضی اللہ عنہ صاحبِ علم و فضل، دین دار، بکثرت روزے رکھنے والے، نوافل کے شائق اور حج کے دلدادہ تھے۔'' ❸

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ یوں رقمطراز ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اس دن (یوم عاشوراء) سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہادت سے سرفراز فرمایا اور ان کے قاتلین کو یا قتل پر مدد کرنے والے اور قتل سے خوش ہونے والے لوگوں کو رسوا فرمایا۔

یہ شہادت ان کے خاندان میں کوئی نئی بات نہ تھی، پہلے شہداء ان کے لیے بہترین

❶ سير اعلام النبلاء: ٣/٢٥٣. ❷ البداية والنهاية: ١١/١٩٢، ١٩٣.
❸ الاستيعاب حاشية الاصابة: ١/٣٧٧.

نمونہ تھے۔ پھر وہ خود اور ان کے بڑے بھائی نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔ انہیں اسلام کے عزو شرف میں تربیت کا اعزاز حاصل تھا۔ انہیں ہجرت اور جہاد کا اور اللہ کی راہ میں صبر کا وہ موقع نہ مل سکا تھا جو دیگر اہل بیت کو ملا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے رفع درجات اور عزت و شرف کی تکمیل کے لیے انہیں شہادت کا اعزاز نصیب فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی شہادت امت کے لیے ایک عظیم صدمہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مصیبت کے وقت مندرجہ ذیل ارشاد کے ذریعیا ناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے:

﴿وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ o الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ o اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ o﴾ (البقرہ: ۲/ ۱۵۵ تا ۱۵۷)

''(نبی کریم)! صبر کرنے والوں کو خوش خبری دیجیے کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں ''ہم سب اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور اللہ ہی کی طرف جانے والے ہیں۔ انہی خوش نصیب لوگوں پر اللہ کی خصوصی رحمتیں اور مہربانیاں نازل ہوتی ہیں، دراصل یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔'' [1]

علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کا تذکرہ یوں فرمایا ہے:

''سیدنا حسین رضی اللہ عنہ صاحب عزت شرف و کمال امام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے، دنیا میں آپ کے مہکتے پھول اور عزیز از جان محبوب، ابوعبداللہ حسین بن امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی، قریشی اور ہاشمی رضی اللہ عنہ تھے۔'' [2]

---

[1] مجموع الفتاویٰ لابن تیمیه: ۴/ ۵۱۱.

[2] سیر اعلام النبلاء: ۳/ ۲۸۰.